© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

جو حضرات عربی مدارس کی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں اُن کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ سنٹرل وقف کونسل نئی دہلی جس کے چیرمین پہلے پروفیسر ہمایوں کبیر تھے اور اب مرکزی وزیر فخر الدین احمد صاحب ہیں اُس نے ہمایوں کبیر صاحب کی صدارت کے دور میں کم و بیش ایک برس ہوا مدارسِ عربیہ کے لئے ایک جامع اور علومِ قدیمہ وجدیدہ پر مشتمل نصاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جو تعلیم جدید و قدیم کے نامور افاضل و مشاہیر پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی کا ایک جلسہ ہُوا اور اُس نے تین حضرات کی ایک سب کمیٹی بنا دی، اس سب کمیٹی نے چار مہینہ کی مسلسل کوشش اور جد وجہد کے بعد ایک ایسا نصاب تیار کیا جس میں عربی مدارس کے قدیم نصاب کی روح مکمل طور پر محفوظ ہے اور ساتھ ہی اُس میں انگریزی زبان۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ اقتصادیات۔ فلسفہ۔ علم السیاستہ اور سائنس کے مضامین بھی شامل ہیں، یہ جدید مضامین گھٹتے بڑھتے آگے پیچھے علوم و فنونِ دینیہ و اسلامیہ کے ساتھ اس طرح آخر تک چلے گئے ہیں کہ ایک طالبِ علم سولہ برس کی مدت میں اس نصاب کی جب تکمیل کر لیتا ہے تو ایک طرف اُس میں دونوں قسم کے علوم و فنون میں بصیرت پیدا ہو جاتی ہے اور دوسری جانب کسی ایک علمِ دین میں مثلاً تفسیر، حدیث فقہ یا تاریخ اسلام میں اور یا اس کی متبادل فلسفۂ جدیدہ یا عربی ادب میں وہ تخصص کر لیتا ہے جو ایم۔اے کے برابر ہوتا ہے۔ سب کمیٹی نے اپنا کام ختم کر کے جب اپنی رپورٹ کے ساتھ یہ نصاب کمیٹی کے سامنے پیش کیا تو اسے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس نصاب کو کمیٹی کے سب ہی ممبروں نے متفقہ طور پر بیحد پسند کیا۔ اور اس پر اپنی مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ کمیٹی کس قسم کے ارکان پر مشتمل تھی؟ اُس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اُس کے ارکان یہ حضرات تھے: پروفیسر اے۔ اے فیضی۔ مسٹر اسد اللہ کاظمی۔ مولانا محمد طیب دیوبند۔ مولانا ابوالعرفان ندوی

© rasailojaraid.com